خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
☎ 213029
منگل 2- فروری 1999ء - 15 شوال 1419 ہجری - 2 تبلیغ 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 26

نجات محبت الٰہی سے ہے

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا- اور جب اللہ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو گناہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے- (یعنی گناہ کے محرکات اسے بدی کی طرف مائل نہیں کر سکتے اور گناہ کے بد نتائج سے اللہ اسے محفوظ رکھتا ہے)-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

نجات اس دائمی خوشحالی کے حصول کا نام ہے جس کی بھوک اور پیاس انسانی فطرت کو لگا دی گئی ہے جو محض خدا تعالیٰ کی ذاتی محبت اور اس کی پوری معرفت اور اس کے پورے تعلق کے بعد حاصل ہوتی ہے- جس میں شرط ہے کہ دونوں طرف سے محبت جوش مارے...... طالب حق کے لئے جو قابل غور سوال ہے وہ یہی سوال ہے کہ سچی خوشحالی کیونکر حاصل ہو جو دائمی مسرت اور خوشی کا موجب ہو- اور درحقیقت سچے مذہب کی یہی نشانی ہے کہ وہ اس خوشحالی تک پہنچا دے- سو ہم قرآن شریف کی ہدایت سے اس دقیق در دقیق نکتہ تک پہنچتے ہیں کہ وہ ابدی خوشحالی خدا تعالیٰ کی صحیح معرفت اور پھر اس یگانہ کی پاک اور کامل اور ذاتی محبت اور کامل ایمان میں ہے جو دل میں عاشقانہ بے قراری پیدا کرے-

(چشمہ مسیحی ص 32-33)

نجات کا گُر اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دینا ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

نجات کا مستحق صرف وہی شخص ہے جو ایک طرف تو اپنے آپ کو کلیتہً اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر ڈال دے اور جو کچھ مانگنا ہو اس سے مانگے- اور دوسری طرف اس کا دامن اتنا وسیع ہو کہ آپ دوسروں سے لینے کے لئے تیار نہ ہو بلکہ ہر ایک کو دینے کے لئے آمادہ رہے- اسی مضمون کا ایک شعر میں نے بھی کہا ہے کہ ؎

تو سب دنیا کو دے لیکن
خود ترے ہاتھ میں بھیک نہ ہو

یہ محسن کا کمال ہے کہ وہ اپنے لئے خدا تعالیٰ سے مانگتا ہے اور پھر سب دنیا کو دیتا ہے- اور درحقیقت انابت الی اللہ- توجہ الی اللہ اور شفقت علی الناس ہی (دینی) تعلیم کا خلاصہ ہے- بعض لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ یہ دو باتیں (دین) کا خلاصہ ہیں اس کا ثبوت کیا ہے؟ سو وہ خلاصہ اسی آیت میں درج ہے (-) من اسلم میں انابت الی اللہ آجاتی ہے اور وھو محسن میں لوگوں پر شفقت آجاتی ہے- اور بلیٰ کہہ کر بتا دیا کہ نجات صرف انہی لوگوں کے ساتھ مخصوص ہے نہ کہ تمہارے ساتھ- ایسے لوگوں کے لئے ان کے رب کے پاس ان کا اجر محفوظ رہے گا-

اس میں ایک لطیف بات بیان کی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ تھا کہ نجات ہمارے ساتھ مخصوص ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نجات کا گُر تو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دینا ہے نہ کہ کوئی خاص مذہب اختیار کرنا پس محض نام نجات نہیں دلا سکتا بلکہ جب بھی خدا تعالیٰ کا کوئی نیا حکم آئے تو اسے قبول کرنا ہی حقیقی (دین) ہے اور اس کا انکار کرنا نجات کے مخالف- باقی رہا یہ کہ ان کے علاوہ کوئی ناجی ہے یا نہیں؟ سو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ (دین) قانون کے طور پر صرف انہی لوگوں کو نجات کا مستحق بتاتا ہے جو اسلم وجھه لله وھو محسن کے ماتحت آتے ہوں- باقی خدا تعالیٰ مالک ہے جسے چاہے بخش دے- اگر وہ کسی ہندو کو بخشنا چاہے یا کسی سکھ کو بخشنا چاہے یا کسی عیسائی اور یہودی کو بخشنا چاہے تو اسے کون روک سکتا ہے- بلیٰ من اسلم وجھه لله میں اس طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ ہر سچے مومن کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے سارے وجود کو خدا تعالیٰ کے لئے وقف کر دے- اور اپنی دنیوی حاجات کو بھی دینی حاجات کے تابع کر دے- بظاہر یہ ایک معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقتاً (دین حق) اور دیگر ادیان میں یہی فرق ہے- (دین حق) یہ نہیں کہتا کہ تم علم حاصل نہ کرو- نہ یہ کہتا ہے کہ تم تجارتیں نہ کرو- نہ یہ کہتا ہے کہ صنعت و حرفت نہ کرو- نہ یہ کہتا ہے کہ تم اپنی حکومت کی مضبوطی کی کوشش نہ کرو- وہ صرف انسان کے نقطہ نگاہ کو بدلتا ہے- دنیا میں تمام کاموں کے دو نقطہ نگاہ ہوتے ہیں- ایک قشر سے مغز حاصل کرنے کا نقطہ نگاہ ہوتا ہے اور ایک مغز سے قشر حاصل کرنے کا نقطہ نگاہ ہوتا ہے جو شخص قشر سے مغز حاصل کرنے کی امید رکھتا ہے ضروری نہیں کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے بلکہ اکثر وہ ناکام رہتا ہے- لیکن جو شخص مغز حاصل کرتا ہے- اس کو ساتھ ہی قشر بھی مل جاتا ہے- رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اتباع کی تمام جدوجہد دین کے لئے تھی لیکن یہ نہیں کہ وہ دنیوی نعمتوں سے محروم ہو گئے ہوں- جن لوگوں کو دین ملے گا دنیا لونڈی کی طرح ان کے پیچھے دوڑتی آئے گی لیکن دنیا کے ساتھ دین کا ملنا ضروری نہیں- بسا اوقات وہ نہیں ملتا اور بسا اوقات رہا سہا دین بھی ہاتھوں سے جاتا رہتا ہے-

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 126-125)

خدمت خلق کا عظیم موقعہ

بیوت الحمد منصوبہ

○ جماعت احمدیہ کے قیام کا ایک عظیم مقصد خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دینا تھا- سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ پہلی مالی تحریک "بیوت الحمد منصوبہ" اس فریضہ کی تکمیل کے لئے ایک سنہری موقعہ ہے- اس سکیم کے تحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے غریب، نادار اور بے گھر افراد کو گھروں کی سہولت مہیا کی جاتی ہے- چنانچہ 84 مستحق خاندان اس خوبصورت اور ہر سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں آباد ہو کر اس بابرکت تحریک کے ثمرات سے مستفید ہو رہے ہیں- ابھی اس کالونی میں پہلے مرحلہ کی تکمیل میں دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں-

اس کے علاوہ ربوہ اور پاکستان بھر میں ساڑھے تین صد سے زائد مستحق گھرانوں کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت توسیع مکان کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے-

احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر ثواب کی خاطر اس بابرکت تحریک میں ضرور شمولیت فرمائیں-

○ احباب کرام کے علم کی خاطر پورے مکان کے اخراجات کی ادائیگی کی گرانقدر پیشکش بھی ہو سکتی ہے- آج کل کے حالات میں اس کا تخمینہ لاگت چار لاکھ روپے ہے-

○ حسب استطاعت ایک لاکھ یا اس سے زائد مالی قربانی-

○ حسب توفیق جس قدر بھی مالی قربانی پیش کر سکیں-

امید ہے آپ اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں گے یہ رقوم جماعت میں بھی جمع کرائی جا سکتی ہیں اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد بیوت الحمد میں بھجوائی جا سکتی ہیں- اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت خلق کے عظیم فریضہ کو سرانجام دینے کی توفیق سے نوازتا رہے-

(سیکرٹری - بیوت الحمد)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

فرشتہ صفت

حضرت مولانا شیر علی صاحب کی پاکیزہ سیرت کی جھلکیاں

قلم کا سوٹا

○ مکرم بدر سلطان اختر صاحب لکھتے ہیں۔

ایک دفعہ میں سرگودھا سے ایک عمدہ سا سوٹا بنوا کر لایا۔ جس پر نہایت خوبصورت طریق سے پیتل کی شامیں چڑھی ہوئی تھیں۔ ایک دن ریتی چھلہ کے راستہ پر جاتے ہوئے حضرت مولوی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے حسب معمول سلام کہنے کے بعد سوٹا میرے ہاتھ سے لے کر اچھی طرح دیکھا بھالا اور بہت پسند کیا۔ اور کہا کہ نہایت عمدہ بنا ہوا ہے۔ پھر فرمایا:۔

"سوٹا ضرور رکھنا چاہئے یہ سنت نبوی ہے۔" لیکن ساتھ ہی تلقین بھی فرمائی۔ کہ "کبھی قلم کا سوٹا بھی چلایا کرو۔"

سیرت شیر علی صفحہ 136

طریقِ اصلاح

○ محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل فرماتے ہیں۔

میٹرک اور ایف۔ اے کے امتحانات کی تیاری کے سلسلہ میں مجھے انگریزی پڑھنے کی سعادت حضرت مولوی شیر علی صاحب سے نصیب ہوئی۔ مولوی عبدالرحیم صاحب بھی میرے ہم سبق ہوتے تھے۔ آپ کا معمول تھا۔ کہ دوسرے روز سبق ضرور سنتے۔ اگر ہم سے کسی کو سبق یاد نہ ہوتا۔ تو آپ نہایت شائستگی کے ساتھ کسی طرف مخاطب ہوئے بغیر عام رنگ میں فرماتے:۔

"جانور بھی کھا کر جگالی کرتے ہیں۔ اور جب تک جگالی کر کے پہلے کھائے ہوئے چارہ کو ہضم نہ کرلیں۔ مزید نہیں کھاتے اس لئے انسان کو کم از کم جانوروں سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔"

سیرت شیر علی صفحہ 137

آپ تشریف لا سکتے ہیں

○ مکرم عبدالرحمان شاکر صاحب فرماتے ہیں۔

1923ء میں بندہ نویں جماعت میں تعلیم پا رہا تھا۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب ہماری جماعت کو انگریزی گرائمر وغیرہ پڑھایا کرتے تھے ایک روز میں آپ کے پیریڈ میں جلدی جلدی ایک لڑکے کی کاپی سے حساب کے سوال نقل کر رہا تھا۔ کیونکہ یہ خوف دامنگیر تھا کہ ریاضی کے استاد سزا دیں گے۔

اب یہ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ حضرت مولوی صاحب کو میرے اس فعل کا کیسے علم ہو گیا۔ کہ آپ یکایک سبق چھوڑ کر سیدھے میری طرف آئے۔ اور دریافت فرمایا "آپ کیا کر رہے ہیں۔" میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ کہ سوال نقل کر رہا ہوں۔

حضرت مولوی صاحب اقبال جرم کی بناء پر کافی سزا دے سکتے تھے لیکن آپ نے صرف یہ فرمایا کہ "آپ باہر تشریف لے جائیں۔"

میں انتہائی ندامت کے ساتھ باہر چلا گیا۔ بعض طالب علموں کو خوب ہنسی کا موقع ملا۔ کہ آج تو حضرت مولوی صاحب نے ایک لڑکے کو پکڑ ہی لیا۔ اس کے بعد پھر سبق شروع ہو گیا۔

میں برآمدے میں حضرت نواب صاحب کی کوٹھی کی طرف منہ کئے کھڑا تھا۔ ابھی بمشکل ایک منٹ گذرا ہوگا۔ کہ حضرت مولوی صاحب تشریف لائے۔ اور میرے پاس آکر آہستہ سے فرمایا:۔

"اگر آپ چاہیں تو واپس کلاس میں تشریف لا سکتے ہیں۔"

بادی النظر میں یہ ایک نہایت حقیر سا واقعہ ہے لیکن حضرت مولوی صاحب کے حسن اخلاق کو دیکھ کر جو مجھ پر گذری۔ میں ہی جانتا ہوں۔

سیرت شیر علی صفحہ 140

فراست

○ مکرم شیخ محمد علی صاحب بیان کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ میں نماز فجر باجماعت ادا نہ کرسکا۔ تو میں نے نماز گھر پر ہی ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں کسی کام سے بازار کی طرف آ رہا تھا۔ کہ دارالانوار کے راستہ پر حضرت مولوی شیر علی صاحب مجھے آتے دکھائی دیئے۔ میں نے اپنے دل میں فیصلہ کیا۔ کہ آج تو میں ضرور حضرت مولوی صاحب سے سلام کرنے میں سبقت لے جاؤں گا۔ چنانچہ ابھی میں اپنے اس ارادہ کو عملی جامہ پہنانے کی فکر میں ہی تھا۔ کہ حضرت مولوی صاحب نے حسب دستور کافی فاصلہ سے بلند آواز سے "سلام" کہا۔ میں نے آگے بڑھ کر مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ حضرت مولوی صاحب مصافحہ کرتے ہی فرمانے لگے:۔

"شیخ صاحب! اگر انسان [illegible] نماز باجماعت ادا کرنے سے رہ جائے تو اسے [illegible] از بیت میں ہی ادا کرنی چاہئے۔"

میں حضرت مولوی صاحب کی اس فراست پر حیران رہ گیا۔ کہ کس طرح انہوں نے میرے ذکر کئے بغیر میری اس غفلت کو بھانپ لیا۔

سیرت شیر علی صفحہ 145

یہ سب واقعات سیرت "شیر علی" سے لئے گئے ہیں۔

مُشکلکُشا تُو ہی ہے

مناجات حضرت میر ناصر نواب

مَیں مشکلات میں ہوں مشکلکُشا تُو ہی ہے
محتاج ہوں میں تیرا حاجت روا تو ہی ہے

دکھ درد ہیں ہزاروں کس کس کا نام لوں میں
بندہ ہوں میں تو عاجز میرا خدا تو ہی ہے

سچے رسول تیرے سچی ترِی کتابیں
سب گمرہوں کا لیکن اِک رہنما تو ہی ہے

صدہا طبیب حاذق لاکھوں ہی ہیں کتابیں
لیکن مِرے پیارے دل کی دوا تو ہی ہے

کچھ بھی ہمیں تو آتا تجھ بن نظر نہیں ہے
پوشیدہ بھی تو ہی ہے اور برملا تو ہی ہے

تیرے سوا نہیں ہے دلدار کوئی ہرگز
قربان جس پہ دل ہوں وہ دلربا تو ہی ہے

ہو باپ یا کہ ماں ہو بیوی ہو یا کہ بیٹا
ہیں چار دن کے ساتھی لیکن سدا تو ہی ہے

جو تیرے پاس آیا اُس نے ہی لطف پایا
کُل بیوفا ہے دنیا اِک باوفا تو ہی ہے

جس نے نہ تجھ کو دیکھا بے شک ہے وہ تو اندھا
آنکھوں کا نور تو ہی دل کی ضیاء تو ہی ہے

جس خوش ادا پہ ہوتے قرباں ہیں سب رنگیلے
میں تیرے منہ کے صدقے وہ خوش ادا تو ہی ہے

توفیق سے ہی تیری پاتا ہے تجھ کو کوئی
ہر چیز کی ہے قیمت اِک بے بہا تو ہی ہے

ڈر ہے تو تیرا ڈر ہے امید ہے تو تجھ سے
ہے جائے خوف تو ہی جائے رجا تو ہی ہے

جس دل کا تیرے غم میں ہوتا ہے خون پیارے
انجامکار اُسکا بس خوں بہا تو ہی ہے

ناصر کی کر مدد تُو تیرا ہے نام ناصر
[illegible] عاجزوں کی کرتا دعا تو ہی ہے

الحکم 28- دسمبر 1909ء

خلافت لائبریری-ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا عالمی درس قرآن ☆ نمبر21- فرمودہ 13-جنوری 1999ء

اللہ شکور ہے یعنی اعمال کی جزاء کو بہت بڑھا کر عطا کرتا ہے

مومن دنیا کے کاموں میں مشغولیت کے باوجود خدا کا ذکر کرتا رہتا ہے

(درس قرآن کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن:13 جنوری 1999ء سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الفضل میں 24 رمضان مبارک کو عالمی درس قرآن میں سورہ نساء کی آیات 143 تا 149 کا درس دیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ درس ایم ٹی اے نے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور سات دیگر زبانوں میں رواں ترجمہ ساتھ ساتھ نشر کیا گیا۔

آیت نمبر:143

اس آیت میں منافقوں کا ذکر ہے جو اللہ کو دھوکا دینا چاہتے ہیں اور جو نمازوں میں سستی کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اس آیت میں ہے کہ منافق صرف دکھاوے کی نماز پڑھتا ہے۔ وہ تھوڑا سا ذکر بھی کیوں کرتا ہے؟ حضور ایدہ اللہ نے اس بارے میں امام رازی کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا اللہ کے ذکر سے مراد نماز ہے۔ اور منافق بہت ہی کم نماز پڑھتے ہیں۔ کبھی پھنس جائیں اور مسجد میں آنا پڑ جائے تو ساری منافقانہ کوششیں کرتے ہیں۔ اگر لوگوں کے ساتھ ہوں اور نماز کا وقت آجائے تو بہانے بنا کر نماز سے غائب ہو جاتے ہیں۔ دراصل وہ محض مومنوں کی تنقید سے بچنے کے لئے نماز ادا کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اس میں دوسری بات یہ ہے کہ اللہ کا بہت تھوڑا ذکر کرتے ہیں۔ یعنی نظر انداز کر دیتے ہیں اللہ اکبر کہتے وقت تسلیم کرتے ہیں کہ اللہ بڑا ہے۔ مگر نبی کریم ﷺ پر صحیح ایمان نہیں لاتے۔

زمخشری صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ منافق کی یہ نشانی ہے کہ دن بھر میں ایک دفعہ بھی تسبیح و تہلیل نہیں کرتا دنیا کے بکھیڑوں میں ایسا مستغرق ہوتا ہے کہ اللہ یاد ہی نہیں آتا۔ جبکہ مومن کا ایمان یہ ہے کہ وہ دنیا کے کسی بھی کام میں مشغول ہو اللہ کا ذکر کرتا رہتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اگر ذکر الٰہی کو ایمان کی کسوٹی قرار دیا جائے تو دیکھا جائے گا کہ منافقین ہر طرف پھیلے پڑے ہیں۔ عام لوگوں کی مجالس میں بیٹھو تو دنیاوی باتیں، تجارتوں کی باتیں، فضول گپیں دکھائی دیتی ہیں۔ ذکر الٰہی تو شاذ ہی کہیں نظر آتا ہو گا۔

قتادہ نے لکھا ہے کہ اللہ ان کے ذکر الٰہی کو قبول نہیں کرتا۔ شہاب الدین الوسی نے لکھا ہے کہ حضرت علیؓ کا قول ہے کہ جس امر کے ساتھ تقویٰ ہو وہ تھوڑا ہو ہی نہیں سکتا۔ جس کو خدا قبول کر لے اسے تھوڑا کہا ہی نہیں جا سکتا۔

حضرت مصلح موعود کے نوٹس میں درج ہے کہ منافق اللہ کو دھوکا دینا چاہتے ہیں اللہ ان کے دھوکے کی ان کو سزا دے گا۔ جب اللہ کی طرف وہی فعل منسوب ہو جو اللہ کے خلاف کیا جاتا ہے تو وہ فعل اللہ کی طرف منسوب نہیں ہوتا بلکہ اس کی سزا اللہ کی طرف منسوب ہوتی ہے۔ اس لئے کہ وہ تو مالک اور تمام صفات کا جامع ہے اس سے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ دھوکا دے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وہ لوگ جن کے دل نماز میں نہ ہوں ان کی نمایاں پہچان یہ ہے کہ مشکل نماز میں وہ نہیں آتے۔ مثلاً صبح کی نماز میں آنا اور رات کی تاخیر والی نماز میں آنا جس میں ان کے آرام میں خلل پڑتا ہو۔ مسجد سے تو وہ قطعی احتراز کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی حدیث ہے کہ اگر ان کو پتہ چل جائے کہ مسجد میں بکری کے دو پائے پکے ہیں تو یہ فوراً بھاگ کر جائیں گے۔ نماز کے لئے نہیں جاتے۔ ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ مگر تھوڑا، مجبوری کی حالت میں۔

آیت نمبر144

اس آیت کے مطالب کے بیان میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ نہ وہ اِن کی طرف ہوتے ہیں نہ اُن کی طرف وہ ہمیشہ مذبذب رہتے ہیں۔ اور جس کو اللہ گمراہ کر دے تو تُو اس کے لئے کوئی راستہ نہیں پائے گا۔

حضور نے فرمایا مذبذب کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ ان کو کبھی کفر کے صحیح ہونے کا اطمینان ہوا اور نہ دین کے سچے ہونے کا یقین ہوا۔ وہ پنڈولم کی طرح گھومتے رہتے ہیں۔

بخاری اور مسلم میں اس بات کی وضاحت کے لئے بہت اچھی تمثیل بیان ہوئی ہے۔ ابن عمرؓ نے آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد بیان کیا کہ منافق کی مثال اس بھیڑ کی طرح ہے جو اپنی حیرانی اور تردّد میں دو ریوڑوں کے درمیان ادھر ادھر آ جا رہی ہو۔

آیت نمبر145

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہ مضمون پہلے گزر چکا ہے۔ یہاں اسی کی تکرار ہے۔ فرمایا اے لوگو جو ایمان لائے ہو، مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بنایا کرو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ کو اپنے خلاف کھلی کھلی حجت دے دو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ کے ہاتھ میں ایسی حجت دے دو گے جس کا کوئی جواب تمہارے پاس نہیں ہو گا۔ پھر تمہارا بھی شمار منافقوں میں ہو گا۔ اور تم پر اللہ کا عذاب دینے کی حجت بن جائے گی۔ اور خدا کے خلاف تمہارے پاس ادنیٰ سا عذر بھی نہ رہے گا۔

آیت نمبر146

سورہ نساء کی آیت 146 کے مطالب بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اس میں درج ہے کہ منافقین آگ کی انتہائی گہرائی میں ہوں گے اور تو ان کا کوئی مددگار نہیں پائے گا۔ حضور نے فرمایا آگ کے متعلق عام طور پر یہ خیال ہے کہ جو شعلہ سب سے اوپر اٹھا ہوا ہوتا ہے وہ سب سے زیادہ جلانے والا ہوتا ہے۔ نیچے نسبتاً کم آگ اور کم جلن ہوتی ہے۔ کیا جب یہ لوگ سب سے نیچے ہوں گے تو کیا نسبتاً آرام پائیں گے۔ یا کوئی اور بات ہے؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ دوسری آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ آگ کا ایندھن بنائے جائیں گے۔ ان کے جلنے سے جلن پیدا ہو گی جس چیز نے آگ پیدا کی ہو اس میں سب سے زیادہ جلن ہو گی۔ چیختے ہوئے اور جلتے ہوئے مادے کی گرمی سب سے زیادہ ہو گی۔

حضور نے فرمایا کہ جنت کے لئے بلند سے بلند تر کا مضمون ہے اور دوزخ کے لئے نیچے سے نیچے کا مضمون ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اس ضمن میں یہ دلچسپ نکتہ ارشاد فرمایا۔ ذلت صرف اس بات کا نام نہیں کہ سربازار کسی کو جوتے پڑیں۔ بلکہ متقی ہونے کا دعویٰ کرنے والے کی منافقانہ چال کا بھانڈا سر راہے پھوٹ جانا سب سے بڑی ذلت ہے۔ وہ لوگ جو منافقت کرتے ہیں وہ جہنم کے سب سے نچلے حصے میں ہوں گے مطلب یہ ہے کہ دنیا میں ذلیل یا رسوا ہوں گے۔

حضور نے فرمایا یقیناً یاد رکھو کہ منافق کافر سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ کافر تو مرتے دم تک شجاعانہ اظہار کرتے ہیں۔ دلیری سے مخالفت کا اظہار کرتے ہیں۔ مگر منافق میں تو کوئی شجاعت نہیں ہوتی۔

حضور نے فرمایا توبہ موت تک ہو سکتی ہے منافقوں کے متعلق فرمایا ہے کہ توبہ کر سکتے ہیں توبہ کے دروازے بند نہیں ہوتے۔

آیت نمبر147

اس آیت کا مطلب بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور اپنے دین کو پھر اللہ کے لئے خالص کر لیا۔ یہ وہی لوگ ہیں جو مومنوں کے ساتھ ہوں گے۔ یقیناً اللہ ایک بڑا اجر عطا کرنے والا ہے حضور نے فرمایا مومنوں نے توبہ کی، اصلاح کی اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ لیکن منافق مومن نہیں بنے مومنوں کو اجر عظیم مل رہا ہو گا اور یہ بچوں کی طرح ان کو دیکھ رہے ہوں گے۔

آیت نمبر148

سورہ نساء کی آیت نمبر148 کے مطالب بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اگر تم شکر کرو اور ایمان لاؤ تو اللہ فرماتا ہے کہ اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا۔ اللہ تو شکر کا بہت حق ادا کرنے والا ہے۔ اور علیم ہے۔ امام راغب نے لکھا ہے کہ جب خدا کی صفت شکر آئے تو مطلب خدا کا اپنے بندوں پر انعام کرنا ہوتا ہے۔ لسان العرب میں لکھا ہے جب اللہ کے لئے شکور کا لفظ استعمال ہو۔ یعنی جب اللہ شکریہ ادا کرے تو مطلب یہ ہے کہ وہ اعمال کی جزاء کو بہت بڑھا دیتا ہے۔ یعنی تھوڑے عمل کی بے انتہاء جزا عطا کر دیتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کا ارشاد بیان فرمایا کہ خدا نے تم کو عذاب دے کر کیا کرنا ہے۔ یہ تو اس کا فضل ہے کہ سوئے ہوؤں کو تازیانہ سے جگا رہا ہے۔

آیت نمبر149

اس آیت کا مطلب بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ سرِعام کسی بری بات کا اظہار پسند نہیں کرتا۔ مگر وہ مستثنیٰ ہے جس پر ظلم کیا گیا ہے۔

حضور نے فرمایا اس سے یہ سوال اٹھتا ہے کہ اگر برائی ظاہر ہو تو اللہ کو پسند نہیں۔ تو کیا چھپائی ہوئی کو پسند کرتا ہے حضور نے فرمایا کہ یہ مطلب غلط ہے۔ اللہ منافقوں کی بات کر رہا ہے۔ دبی ہوئی برائیوں کی بحث نہیں ہو رہی۔ بلکہ فرمایا ہے کہ بری بات کو باآواز بلند کہنے کو اللہ پسند نہیں کرتا۔ اللہ پسند نہیں کرتا کہ سرِعام سختی کی جائے۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ ہرگز پسند نہیں کہ سرعام سختی کی باتیں کسی کے خلاف کی جائیں لیکن اگر کسی پر ظلم کیا گیا ہو تو اللہ اس کو اس حق سے بھی محروم نہیں کرتا۔ جس کو کھلم کھلا گالیاں دی گئی ہوں وہ سرِعام کوئی جوابی وار کرے تو اللہ کی طرف سے اجازت ہے۔ مگر اچھے مومنوں کی بات اور ہے۔ یہ بھی اللہ کو پسند تو نہیں ہے۔ اگرچہ اجازت ہے اور اللہ بہت سننے والا اور جاننے والا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امام رازی نے اس آیت کا گزشتہ آیت سے ربط بیان کیا ہے کہ اللہ نے منافقوں کی پردہ دری کردی ہے اور کھلم کھلا سب کو بتا دیا ہے۔ مگر اللہ بری بات کو پسند نہیں کرتا۔ ان کو رسوا کرنا اللہ کے شایان شان نہیں۔ اس لئے کہا گیا کہ جس کا ضرر بہت ہو اور مکرو فریب زیادہ ہو اس کی بات بیان کر سکتا ہے۔ یہ بات اللہ نے عذر کے طور پر بیان کی ہے مقصد یہ ہے کہ لوگ ان کی خرابیوں سے آگاہ ہو جائیں ان کو ننگا کرنا مقصود نہ تھا۔ مقصود یہ تھا کہ لوگوں کو آگاہ کر دیا جائے، ہوشیار کر دیا جائے۔ ایسے لوگوں کا یہ انجام دکھانے کے لئے اللہ کو ان کا حال کھولنا پڑتا ہے۔

اس آیت کا ربط ماقبل آیات سے یہ ہے کہ گزشتہ آیات میں اللہ نے بیان کیا تھا کہ منافقین توبہ اور اخلاص سے مومن بن سکتے ہیں۔ خطرہ تھا کہ ان کے ماضی کے لحاظ سے ان پر طنز کیا جائے گا۔ جو اپنے نفاق پر برقرار رہے اللہ اس کی خرابی بیان کرنے کو ناپسند نہیں کرتا۔ جنہوں نے توبہ کرلی ان کا ذکر نہیں چھیڑنا۔ جنہوں نے توبہ نہیں کی ان کا حال بیان کرو تاکہ دوسروں کو نصیحت ہو۔ جیسا کہ عکرمہ کے واقعہ میں ملتا ہے۔ عکرمہ ایک دفعہ حاضر ہوئے اور شکایت کی کہ مومن مجھ پر طعن کرتے ہیں۔ یہ عکرمہ بن ابوجہل کی بات ہے۔ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کو منع کیا کہ ان پر طعن نہ کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اس موقع پر دوسرے عکرمہ کی بحث بھی آجائے۔ حضور نے فرمایا میں نے مرکز کو کہا کہ اس کے بارے میں تحقیق کریں۔ چنانچہ مرکز ربوہ سے جو تحقیق موصول ہوئی ہے اس سے پتہ چلا کہ سوائے اس عکرمہ کے جو ابوجہل کا بیٹا تھا اور کوئی بھی صحابی عکرمہ نام کا موجود نہیں۔

حضور نے فرمایا اس ضمن میں پہلی بات جو قابل ذکر اور تعجب انگیز ہے یہ ہے کہ حضرت امام بخاری نے کثرت سے اس کی روایات لی ہیں بخاری میں اس کی 135 روایات ہیں۔ بخاری کے جو معیارات مقرر کئے گئے ان کو غور سے دیکھیں اور اس شخص کے کردار کا مطالعہ کریں تو یہ شخص ان معیارات پر پورا ہی نہیں اترتا۔ معیار تو وہ ہیں جن کو حضرت امام بخاری نے سختی سے چسپاں کیا اور جس نے پورا نہیں کیا اس کی روایات نہیں لیں۔ حضور نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری کو اس شخص کی وہ روایات پہنچی ہی نہیں۔ حضرت امام مالک کو وہ روایات پہنچی تھیں امام مالک اس کو انتہائی ضعیف قرار دیتے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ اس شخص کی کوئی بھی روایت نہ لی جائے۔ مگر پھر بھی موطا امام مالک میں اس کی ایک روایت داخل ہو گئی ہے۔ حضور نے فرمایا روایات اکٹھی ہوتے ہوتے کئی جگہ خلط مبحث ہو گیا امام مالک کا مسلک یہ تھا کہ راوی کی جرح قدح الگ مسئلہ ہے اصل میں اس کی روایت دیکھنی ضروری ہے۔

حضور نے فرمایا اس بارے میں تحقیق کی گئی ہے کہ یہ شخص کہاں سے آیا۔ جب یہ ابن عباس کے پاس آیا تو اس کی عمر 10-12 سال تھی۔ حضرت ابن عباس کی عمر اس وقت کافی تھی۔ عبداللہ بن عباس کو حضرت علیؓ نے 36 ہجری میں والی مقرر کیا اور 40 ہجری میں حضرت علیؓ کی زندگی میں ہی مستعفی ہو گئے۔ ان چار سالوں میں حسین بن حُر نے عکرمہ کو ابن عباس کے سامنے بطور تحفہ پیش کیا۔ اس عکرمہ کی وفات 109 ہجری میں 84 سال کی عمر میں ہوئی۔ تعلیم کا یہ حال تھا کہ یہ حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس آیا تو دینی علوم پڑھنے کے لئے تھا اور حضرت ابن عباس نے اسے پڑھانے کی بھی کوشش کی مگر اس کا اپنا بیان ہے کہ اسے تعلیم میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔ اس لئے ابن عباس اس کے پاؤں میں زنجیریں ڈال دیتے تھے۔

جن کتب میں ضعیف راویوں کا ذکر ہے۔ ان میں عکرمہ مولیٰ ابن عباس کا نام نمایاں طور پر درج ہے۔ ابن حزم کے نزدیک یہ خارجیوں سے تعلق رکھتا تھا۔ اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو صرف عربوں کے لئے رسول مانتا تھا۔

عبداللہ بن حارث کا بیان ہے کہ میں عبداللہ بن عباس کے بیٹے علی کے ہاں گیا۔ وہاں دیکھا کہ یہ عکرمہ باغ کے دروازے کے پاس بندھا ہوا پڑا ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے کہا کہ کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے کہ اس شخص کو یوں باندھ کر رکھا ہوا ہے۔ اس پر علی ابن عبداللہ بن عباسؓ نے جواب دیا کہ یہ میرے باپ پر جھوٹ باندھتا رہا ہے اس لئے یہ اسی سلوک کا مستحق ہے۔

صاحب تہذیب التہذیب نے لکھا ہے کہ امام مالک اس کا ذکر سننا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ محمد بن سیرین نے اس کے بارے میں کہا کہ مجھے ہرگز خوشی نہیں ہوتی اس خیال سے کہ اس کو بھی جنت میں جگہ مل جائے سعید بن مسیب نے بتایا کہ ابن عمرؓ نے ان کو ہدایت کی تھی کہ دیکھنا عکرمہ کی طرح نہ ہو جانا مصعب بن زبیر نے لکھا کہ عکرمہ کو خارجی ہونے کی وجہ سے والی مدینہ نے طلب کیا۔ اس کو کوڑے مروا کر جان سے مارنا مقصود تھا۔ اس کو پتہ چلا تو یہ بھاگ گیا اور ایک خارجی کے پاس جا کر چھپ گیا۔ اسی حالت میں اس کی موت ہوئی۔

آیت زیر بحث کی تفسیر مکمل کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اللہ پسند نہیں کرتا کہ کسی کے خلاف گلیوں میں کھڑے ہو کر بددعا کی جائے۔ مگر جو مظلوم ہو اور مجبور ہو جائے تو اس کو اجازت ہے اللہ بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔ وہ جو دل کی ان کہی باتیں بھی جان لیتا ہے اس سے ظلم نہیں ہو سکتا۔

محمد اشرف کاہلوں صاحب

قوت ایمانی کے نظارے

حضرت مسیح موعود قوت ایمانی کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

"ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے۔ اس کا نمونہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ جب وہ رسول اللہ کے ساتھ ہوئے تو وہ کونسی بات تھی کہ اس طرح پر ایک بیکس ناتواں انسان کے ساتھ ہو جانے سے ہم کو کوئی ثواب ملے گا۔ ظاہری آنکھ تو اس کے سوا کچھ نہ دکھاتی تھی کہ اس ایک کے ساتھ ہونے سے ساری قوموں کو اپنا دشمن بنا لیا۔ جس کا نتیجہ صریح یہ معلوم ہوتا تھا کہ مصائب اور مشکلات کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑے گا اور وہ چکنا چور کر ڈالے گا۔ اس طرح پر ہم ضائع ہو جائیں گے۔ مگر کوئی اور آنکھ بھی تھی۔ جس نے ان مصائب اور مشکلات کو ہیچ سمجھا تھا اور اس راہ میں مرجانا اس کی نگاہ میں ایک راحت اور سرور کا موجب تھا۔ اس نے وہ کچھ دیکھا تھا جو ان ظاہری آنکھوں کے نظارہ سے نہاں در نہاں اور بہت ہی دور تھا۔ وہ ایمانی آنکھ تھی اور ایمانی قوت تھی جو ان ساری تکلیفوں اور دکھوں کو بالکل ہیچ دکھاتی تھی۔ آخر ایمان ہی غالب آیا اور ایمان نے وہ کرشمہ دکھایا کہ جس پر ہنستے تھے، جس کو ناتواں اور بیکس کہتے تھے۔ اس نے اس ایمان کے ذریعہ ان کو کہاں پہنچا دیا۔ وہ ثواب اور اجر جو پہلے مخفی تھا۔ پھر ایسا آشکارا ہوا کہ اس کو دنیا نے دیکھا۔ اور محسوس کیا کہ ہاں یہ اسی کا ثمرہ ہے۔ ایمان کی بدولت وہ جماعت صحابہؓ کی نہ تھکی اور نہ ماندہ ہوئی۔ بلکہ قوت ایمانی کی تحریک سے بڑے بڑے عظیم الشان کام کر دکھائے۔ اور پھر بھی کہا تو یہی کہا کہ جو حق کرنے کا تھا۔ نہیں کیا۔ ایمان نے ان کو وہ قوت عطا کی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سر کا دینا اور جانوں کا قربان کر دینا ایک ادنیٰ سی بات تھی"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 406

صحابہ کرامؓ کی حیات طیبہ میں قوت ایمانی کے نظارے ہر شعبہ زندگی میں روح پرور اور ایمان فزا نظر آتے ہیں۔ قوت ایمانی کی بدولت تمام خار گل نظر آئے۔ اپنوں کو ٹھکرا دیا' بے وطن ہونا قبول کر لیا۔ اور زمانہ کی سختیوں کو گلے لگا لیا۔ آیئے واقعات کے آئینہ میں اس کی جھلکیاں ملاحظہ کرتے ہیں۔

اعزہ و اقارب سے قطع تعلقی

اپنے پیاروں سے خاص تعلق ایک طبعی امر ہے۔ انکی جدائی اور دوری درد بے درماں ہوتا ہے۔ لیکن قوت ایمانی کا سرور اس پر بھی غالب آتا ہے۔ اور ان سماجی بندھنوں کو بیچ دیتا ہے۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص جب دولت ایمان سے فیض یاب ہوئے تو قبول اسلام کا واقعہ انکی والدہ پر شاق گذرا۔ آپ کی والدہ نے قسم کھائی کہ وہ ترک اسلام تک اپنے بیٹے سے ہرگز کلام نہیں کرے گی۔ اکل و شرب کا سلسلہ بند کر دیا۔ تیسرے دن فاقہ سے بے ہوش ہو گئیں۔ ماں کی اس حالت غیر کا بیٹے پر کچھ بھی اثر نہ ہوا۔ حضرت سعدؓ نے بلکہ اپنی ماں سے کہہ دیا۔ "اے والدہ! اگر تمہارے قالب میں ہزار جانیں بھی ہوں اور وہ ایک ایک کر کے نکل بھی جائیں تب بھی میں اپنے ایمان کو ترک نہیں کروں گا" (مسلم کتاب المناقب باب مناقب سعد بن ابی وقاص)

بیٹا مقابل باپ

کوئی باپ نہیں چاہتا کہ اس کے ہاتھوں اس کا بیٹا قتل ہو اور نہ کوئی بیٹا آرزومند ہوتا ہے کہ باپ اس کے ہاتھوں مارا جائے۔ بلکہ ایسے موقعہ پر وہ تو ایک دوسرے کے پشت پناہ بن جاتے ہیں۔ تمام رنجشیں بھلا دیتے ہیں۔ قبائلی نظام میں یہ چیز اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ لیکن قوت ایمانی کا عجب کرشمہ ہے کہ وہ اولادوں کو باپوں اور باپوں کو اولادوں کے مقابلہ میں لاکھڑا کرتی ہے۔ نشۂ ایمان سے چُور روحیں تمام جسمانی رشتوں کو پرکاہ کی اہمیت نہیں دیتیں اور حق کے مقابل پر ہر چٹان کو پاش پاش کر دیتی ہیں۔

جنگ بدر کے موقعہ پر ایسا ہی نظارہ ہمیں دکھائی دیتا ہے۔ جانثاران اسلام اپنے خونی رشتوں کو واصل جہنم کرنے پر تلے نظر آتے ہیں۔ عتبہ جو سخت معاند اسلام تھا۔ اس کے خلاف میدان بدر میں حضرت ابو حذیفہؓ برسر پیکار ہیں۔ اس موقعہ پر عتبہ نے ہجو یہ اشعار کہے۔ لیکن یہ ہجو حضرت ابو حذیفہؓ کے ثبات قدم میں لغزش پیدا نہ کر سکی۔

میں اپنے عقیدہ پر قائم ہوں

کفار کی ایذارسانیوں کو شرح صدر سے قبول کرنا قوت ایمانی سے ہی ممکن ہے۔ حضرت ام شریک اسلام قبول کرتی ہیں۔ خاندان والے سیخ پا ہو جاتے ہیں۔ ان کا خون کھول اٹھتا ہے۔ اذیت رسانیوں پر اتر آتے ہیں۔ آپ کو کڑی دھوپ میں کھڑا کر دیتے ہیں۔ بھوک لگتی ہے تو شہد کے ساتھ روٹی کھانے کو دیتے ہیں لیکن پانی نہیں دیتے تاکہ پیاس خوب بھڑکے۔ تین دن اسی حالت میں گزر گئے۔ حواس بجا نہیں رہتے۔ کفار نے ترک مذہب کو کہا۔ ہوش قائم نہ تھے۔ بات کو سمجھ نہ پائیں۔ ظالموں نے انگلی اٹھا کر آسمان کی جانب اشارہ کیا کہ اس کا انکار کرو۔ آپ بات کو پا گئیں کہ انکار توحید مراد ہے۔ بولیں "خدا کی قسم میں اپنے عقیدہ پر قائم ہوں" (طبقات ابن سعد تذکرہ ام شریک)

رفاقت رسولؐ ترک نہ کی

قوت ایمانی کی حلاوت کی تاثیر اپنوں کو چھڑا دیتی ہے لیکن دامن رسولؐ سے وابستہ رہنا ہی زندگی ہے۔ حضرت خالدؓ بن سعید دولت اسلام سے مشرف ہوتے ہیں۔ باپ کو خبر ہوتی ہے سخت طیش میں آتے ہیں۔ جسمانی سزا دینی شروع کر دی۔ سرزنش کی۔ کوڑے مارے۔ قید کیا۔ کھانا پینا بند کر دیا۔ اوروں سے بات چیت کی ممانعت

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحلیم سحر صاحب

معاشی بدحالی اور اس کا حل

پاکستان ایک زرعی ملک ہے اس کی زمین بڑی زرخیز ہے اور سونا اگلتی ہے۔ نہری نظام دنیا کا بہترین اور حیرت انگیز نظام ہے۔ مزارع محنتی اور جفاکش ہیں موسمی حالات بھی سازگار رہتے ہیں گو کہ کبھی کبھی سیلاب تباہی مچاتے ہیں لیکن اس کا حل بھی ہو سکتا ہے۔ ان سب چیزوں کے ہونے کے باوجود ہماری معیشت بدحالی کا شکار ہے اور تیزی سے زوال پذیر ہے۔

معاشی بدحالی کی ایک وجہ یہ ہے کہ جب پالیسیاں بنائی جاتی ہیں تو یہ ساری صورت حال پر محیط نہیں ہوتیں اس لئے معیشت میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آتی۔ کسی بھی ملک کو مستحکم کرنے اور چلانے کے لئے معاشی نظام کا ہونا بہت ضروری ہے۔ سرمایہ داری نظام دنیا میں کافی عرصہ پہلے متعارف ہوا جو اب فیل ہو رہا ہے۔ امریکہ کو دیکھیں جہاں یہ نظام جاری رہا اور ہے وہاں پر 15 سے 20 فیصد تک لوگ غربت کی حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں یہ بات حیرت انگیز ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ مقروض ملک بھی امریکہ ہے بجٹ کے خسارے کا گیپ بھی امریکہ میں ہی سب سے زیادہ ہے۔

سرمایہ داری نظام کے رد عمل کے طور پر سوشلزم اور کمیونزم آئے یہ دونوں 70 سال کے عرصہ میں ختم ہو گئے۔

پاکستان میں اس وقت کوئی بھی باقاعدہ معاشی نظام رائج نہیں یہی وجہ ہے کہ ہماری معیشت مسلسل زوال پذیر ہے۔ مالیاتی نظام کا کوئی قاعدہ نہیں۔ بجٹ بناتے وقت کوئی منصوبہ بندی نہیں کی جاتی۔ بجٹ بناتے وقت اپنے اخراجات اور آمدنی دونوں کا مکمل طور پر جائزہ ہونا چاہئے اعداد و شمار درست اور معین ہونے چاہئیں۔ بجٹ میں جب ترقیاتی کاموں کے لئے رقم رکھی جاتی ہے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جو رقم رکھی جاتی ہے اس کا باقاعدہ چیک ہونا چاہئے کہ یہ کس کام کے لئے دی گئی تھی آیا وہاں خرچ ہوئی اور اس کے نتائج کیا نکلے پھر محاسبہ کا نظام ہونا چاہئے اور یہ ادارہ مکمل طور پر آزاد ہو اس میں کسی قسم کی سیاسی مداخلت ختم کر دی جائے۔

1949ء میں ڈبل انٹری بک کیپنگ کا نظام متعارف ہوا تھا اس کے تحت آخر میں ایک بیلنس شیٹ بنتی تھی جس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ ہمارے اثاثے کتنے ہیں سرمایہ اور قرضہ جات کتنے ہیں اس سے ساری صورت حال واضح ہو جاتی ہے۔ اس قسم کی پریکٹس فوری شروع کرنے کی ضرورت ہے۔ اس طرح کا نظام جاری کیا جانا چاہئے اور تعلیم کے دوران طالب علم اس سسٹم سے پوری طرح متعارف ہوں۔ فنانشل سٹیٹ منٹ موجود ہونی ضروری ہے۔

آج پاکستان کا سب سے اہم اور بڑا مسئلہ مالیاتی ہے بجٹ کے مطابق جو اس وقت منصوبہ دیا گیا ہے (سالانہ ترقیاتی پلان) وہ ایک سو گیارہ ارب روپے کا ہے جبکہ دوسری طرف ہمارے وسائل صفر ہیں ہمنے ریونیو بجٹ بنایا ہے اس میں اگر اخراجات اور آمدنی کا موازنہ کیا جائے تو اس میں بہت بڑا گیپ ہے اب یہ فرق کس طرح پورا ہو گا ایک تو مالیاتی اداروں سے قرض حاصل کرنے پڑیں گے اور دوسری طرف عوام پر براہ راست ٹیکس لگیں گے۔ اور ٹیکسوں کی صورت حال یہ ہے کہ ہماری آبادی 13 کروڑ کے لگ بھگ ہے جبکہ ٹیکس ادا کرنے والوں کی تعداد صرف 12 لاکھ ہے۔ اس طرح بجٹ کا اتنا بڑا خسارہ پورا نہیں ہو سکتا جس کی وجہ سے مالیاتی بحران پیدا ہو جاتا ہے اور تمام ترقیاتی منصوبے رک جاتے ہیں جس سے ملکی ترقی اور عوام کی سہولتوں میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ منصوبہ بندی کرتے وقت اخراجات اور آمدنی کو مد نظر رکھ کر پلان بنایا جائے اور اس پر کافی غور و خوض کیا جائے اور کاغذی اعداد و شمار کی بجائے حقیقی اعداد و شمار سے مدد لی جائے۔ جب عوام سے ٹیکس وصول کیے جاتے ہیں تو ان کو سہولتیں بھی دینی ہوں گی تاکہ وہ دوبارہ ٹیکس ادا کرتے وقت خوشی محسوس کریں۔ ایک جائزے کے مطابق ایک کروڑ آدمی ہمارے ملک میں قابل ٹیکس ہیں۔ اگر سب لوگ اپنا قومی فریضہ سمجھ کر اپنا اپنا حصہ ایمانداری سے ادا کریں تو اخراجات خود بخود پورے ہوتے چلے جائیں گے لیکن یہاں پر یہ اعتماد اور یقین دہانی ضروری ہے کہ ٹیکس دینے والے ہر قسم کے تحفظ کے حق دار ہیں۔

دنیا میں نظر دوڑائیں اور ان کے بجٹ کا جائزہ لیں تو دلچسپ صورت حال پیدا ہوتی ہے۔ ہمارے ہاں منصوبہ بندی کا فقدان نظر آئے گا ہمارے 56 فیصد اخراجات واپسی کی مد میں ہیں۔ بقیہ 44% میں سے 29% دفاع کے لئے مختص ہوتے ہیں۔

اب ان کا حل کیا ہے یہ جو صورت حال ہے معاشی اور مالی بحران ہے اس سے کس طرح نکلا جا سکتا ہے۔ ملک کے بہترین ماہرین معاشیات کو اکٹھا کریں منصوبہ بندی بڑے سائنسی انداز میں کی جائے جس میں ہر معاملہ دو اور دو چار کے تحت حل کیا جائے۔ ایک اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی بنائی جائے جو ساری ملکی معاشی و مالیاتی صورت حال کا جائزہ لے اور معین اعداد و شمار کے تحت کام شروع کرے۔

ایک دس سالہ بھرپور منصوبہ بنایا جائے جس میں ملک کے تمام مسائل کے حل کے لئے عملی اقدامات تجویز کئے جائیں اور ہر شعبہ کی منصوبہ بندی کی جائے اور پھر کام کو Follow کیا جائے یہ نہ ہو کہ کام راستے میں رک جائیں۔

ہر شعبہ کو علیحدہ علیحدہ لے کر اس کی طویل منصوبہ بندی کریں۔ ساری تصویر بالکل واضح ہو۔ اس کے بعد اس کے خدوخال تراش کر عوام کو اعتماد میں لیا جائے اور ساتھ کام کی رفتار سے آگاہ رکھا جائے اب تو خدا کے فضل سے سائنس اتنی ترقی کر چکی ہے کہ آپ ایک سیکنڈ میں ہر گھر میں اپنا پیغام پہنچا سکتے ہیں جب آپ عوام کو ساتھ لیں گے تو ان کا بھرپور تعاون آپ کو حاصل ہو گا۔

معاشی و مالیاتی منصوبہ بندی ہو۔ تعلیمی منصوبہ بندی ہو۔ سائنسی منصوبہ بندی ہو زرعی منصوبہ بندی ہو۔ صنعتی منصوبہ بندی ہو۔ دفاعی منصوبہ بندی ہو۔ غرض یہ کہ بڑے بڑے مسائل کو سامنے رکھ کر منصوبہ بندی کریں اور ان پر نگران ملک کے ایماندار لوگوں کو مقرر کریں جہاں جہاں خامیاں نظر آئیں ان کو ساتھ ساتھ دور کرتے چلے جائیں۔

واپڈا جو چند سال پہلے تک بھاری منافع میں جا رہا تھا اب اچانک خسارے میں چلا گیا اس محکمہ میں طویل اور ایماندارانہ پالیسی بنائی جائے۔ بجلی خود پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ دریائے چناب پر بہترین ڈیم بن سکتا ہے اس جگہ کا محل وقوع ایسا ہے۔ اسی طرح باقی جگہوں پر دریاؤں کا جائزہ لیا جائے اور چھوٹے چھوٹے ڈیم بنائیں بجلی بھی پیدا ہو گی اور پانی ضائع ہونے سے بچ جائے گا۔

سوال یہ ہے کہ وہی بجلی بنگلہ دیش سستی خرید رہا ہے اور ہم بہت مہنگی لے رہے ہیں۔ بجلی ہمیں خود پیدا کرنی چاہئے ہم ایٹمی طاقت بن چکے ہیں ایٹمی بجلی گھروں کی تعمیر کی طرف فوری منصوبہ بندی اور توجہ کریں اور بجلی سستی اور وافر پیدا ہو تاکہ ملکی زرعی و صنعتی پیداوار میں اضافہ ہو لوڈشیڈنگ کی لعنت ختم ہو۔

ایک اور مسئلہ یہ ہے کہ ہمارا بیلنس آف پے منٹ کبھی بھی ہمارے حق میں نہیں رہا صرف بیلنس آف ٹریڈ چند سال کچھ بہتر رہا۔ ہماری ٹریڈ پالیسی ایک سال کے عرصہ کے لئے بنتی ہے اسے 3 سال سے لے کر 5 سال تک کا عرصہ دیا جائے۔ اس سے بہتر اور دور رس نتائج نکلیں گے۔

ہماری برآمدات بہت کم ہیں اس میدان میں جامع منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ ہمارے دس آئٹم ایسے ہیں جو ہماری کل برآمدات کا 70% سے 75% بنتے ہیں اور اگر ملکوں کو سامنے رکھا جائے تو ہماری کل ایکسپورٹ کا 62% صرف دس ممالک میں ہوتا ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ جدید ٹیکنالوجی اور نئی مشینوں کے ذریعہ قابل برآمد اشیاء کی پیداوار میں اضافہ کریں۔ ایک انقلابی پروگرام بنائیں اور Target مقرر کریں کہ اتنے سال کے اندر اندر اتنی برآمدات کرنی ہیں اور دگنی پیداوار ہر حال میں حاصل کرنی ہے۔ برآمدات بڑھانے کے لئے ہمیں جاپان، ہانگ کانگ سنگا پور اور کوریا کو سامنے رکھنا ہو گا۔

پاکستان کا ساحل سمندر بہت وسیع ہے اس کے اندر بے شمار خزانے دفن ہیں ان کو مسخر کرنے کی ضرورت ہے اس میں سب سے اہم مچھلی ہے۔ مچھلی کو باقاعدہ صنعت کا درجہ دے کر اس کو فروغ دیا جائے۔ افریقہ، خلیج اور سنٹرل ایشین ریاستوں میں جاپان پیک مچھلیاں برآمد کر رہا ہے اگر پاکستان بھی اسی طرح مچھلیاں برآمد کرنے کی منصوبہ بندی کرے تو ہم بہت زیادہ زر مبادلہ کما سکتے ہیں۔ ملک کے اندر فش فارمنگ کو فروغ دیا جائے ان کو مراعات دی جائیں دریاؤں میں بھی بہترین منصوبہ بندی کر کے اچھی اور خوبصورت جگہوں پر مچھلی کی پرورش کی جا سکتی ہے۔

معاشی بدحالی سے چھٹکارہ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ معیشت کے ہر شعبہ کے متعلق منصوبہ بندی کی جائے اس پر عملدرآمد ہو اس کا محاسبہ ہو اور نتائج عوام کے سامنے ساتھ ساتھ لاتے جائیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

کر دی۔ ان تمام تکلیفوں اور سختیوں کے باوجود آپ نے آنحضرتؐ کی رفاقت ترک نہ کی۔ وطن کو خیرباد کہہ دیا۔ ملک حبشہ کی راہ لی۔ باپ قبول اسلام سے ناراض ہو کر طائف چلا گیا۔ لیکن آپ کے پائے ثبات میں جنبش نہ آئی۔ (اسد الغابہ)

"اس شخص کی عزت کرو"

حضرت مسیح موعود ایک صحابیؓ کا واقعہ بیان فرماتے ہیں "ایک صحابیؓ کا ذکر ہے۔ وہ کملی اوڑھے بیٹھا تھا۔ کسی نے اس کو کچھ کہا۔ عمرؓ پاس سے دیکھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا۔ اس شخص کی عزت کرو۔ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ یہ گھوڑے پر سوار ہوتا تھا اور اس کے آگے پیچھے کئی کئی نوکر چلتے تھے۔ صرف دین کی خاطر اس نے سب سے ہجرت کی"۔ (ملفوظات جلد نمبر1 صفحہ 577)

"میں وضو کرتا ہوں"

حضرت مسیح موعود ایک صحابیؓ کے واقعہ شہادت کو بیان فرماتے ہیں کہ "جب اس کے ہاتھ کاٹے گئے تو اس نے کہا کہ میں وضو کرتا ہوں آخر لکھا ہے کہ سر کاٹو تو سجدہ کرتا ہے کہتا ہوا مر گیا۔ اس وقت اس نے دعا کی کہ یا اللہ! حضرتؐ کو خبر پہنچا دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مدینہ تھے۔ جبرائیل نے جا کر السلام علیکم کہا۔ اور آپ نے علیکم السلام کہا اور اس واقعہ پر اطلاع ملی" (ملفوظات جلد نمبر1 صفحہ 517)

غرض قوت ایمانی کے نتیجہ میں جو لذت اور حظ خدا تعالیٰ میں ملتا ہے۔ انسان ایک کیڑے کی طرح کچل کر مر جانا قبول کرتا ہے۔ اہل حق کا ابتلاء برنگ انعام ہو جاتا ہے۔ ان پر سخت سے سخت مصائب اور آلام آسان ہو جاتے ہیں۔ حلاوت ایمانی خدا تعالیٰ کے عاشق زار کو آستانہ الوہیت پر نثار ہونے پر مستعد رکھتی ہے۔ ایسے لوگ خدا ہی میں رہ کر جیتے اور خدا ہی میں ہو کر مرتے ہیں۔ اور قوت ایمانی کے نمونے ابدالآباد تک قائم کر جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ صاحب

مالتھوس کے غلط نظریات

آج سے دو سو سال پہلے ایک انگریز نائب پادری جس کا نام تھامس رابرٹ مالتھوس تھا سرے برطانیہ کے ایک چرچ میں متعین تھا۔ اس نے ایک مضمون لکھا جس کا عنوان تھا "آبادی کے اصولوں پر مضمون" اس کے بعد اس نے دوسرا اس سے چار گنا بڑا مضمون اسی سلسلے میں تحریر کیا۔ اس کے بعد اس نے اپنا نائب پادری کا منصب چھوڑ دیا اور وہ ایسٹ انڈیا کالج ہرٹ فورڈ شائر میں اقتصادیات اور تاریخ کا پروفیسر بن گیا۔

مالتھوس کو ڈیما گرافی (Demography) کا سب سے پہلا علم بردار جانا جاتا ہے۔

اس کی تھیوری جس نے اس کو دنیا بھر میں شہرت بخشی مختصراً یہ تھی کہ آبادی کو اگر چیک نہ کیا جائے تو وہ جیومیٹریکل نسبت سے بڑھتی ہے جبکہ اس کی ضروریات اسی عرصہ میں صرف حسابی نسبت سے بڑھتی ہیں۔ جیومیٹریکل نسبت (1،2،4،8،16.....) کا مطلب یہ ہے کہ ہر مرحلے پر آبادی دگنی، چوگنی، اور آٹھ گنا وعلی ہٰذا القیاس بڑھتی رہتی ہے جبکہ اس کے مقابلہ میں اشیائے ضروریہ کی ترقی (1،2،3،4،5...) کے حساب سے ہوتی ہے۔ اس لئے اگر آبادی پر چیک نہ کیا گیا تو نسل انسانی کو ایسی مشکلات کا سامنا ہو سکتا ہے جن کا علاج کچھ دیر بعد ناممکن بھی ہو سکتا ہے۔

لیکن آج مالتھوس جھوٹا ثابت ہو چکا ہے۔ آج آبادی کے مقابلہ میں ضروریات خورد و نوش کی پیدائش بڑھ چکی ہے۔ سائنس اور زرعی ٹیکنالوجی نے ایسے ایسے راستوں کی نشان دہی کی ہے جن پر چل کر اس پیداوار کو کتنا بڑھایا جا سکتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کی ذات ہی بہتر جانتی ہے۔

آج اگر مالتھوس زندہ ہوتا تو وہ بھی یہ دیکھ کر حیران ہوتا کہ اس نے جس قدر نسل انسانی کے لئے مایوسی کا اظہار کیا تھا اس کے مقابلہ پر آنے والے لوگوں نے اس کو مایوس نہیں کیا۔

باقی رہا یہ معاملہ کہ ترقی پذیر ممالک کیوں اس دوڑ میں ناکام ہوئے ہیں تو اس میں سائنس اور ٹیکنالوجی کا کوئی قصور نہیں ہے بلکہ یہ ان ممالک کی اپنی غلطی ہے کہ وہ اس صورت حال سے فائدہ نہیں اٹھا سکے۔ اگر وہ آج بھی اپنے فضول جھگڑوں اور جھمیلوں کو چھوڑ کر خود کفالت حاصل کرنے کی طرف پوری توجہ دیں تو وہ جلد ہی اپنی آبادی کو باعزت طور پر خوراک مہیا کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے دیانت داری اور نیک نیتی سے کام کرنا اولین شرط ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

شاہراہ ریشم

○ وسطی ایشیا کے ممالک کا ایک اجلاس آزربائی جان کے دارالحکومت باکو میں منعقد ہوا جس میں شاہراہ ریشم کے بارے میں ایک معاہدہ طے کیا گیا۔ اس معاہدہ کے مطابق قدیم شاہراہ ریشم کا دوبارہ احیا کیا جائے گا۔ تاکہ چین اور وسطی ایشیا اور روس کی تجارت کے لئے ایک نیا راستہ کھولا جا سکے۔

یہ شاہراہ پرانے زمانوں میں کوہ قاف اور وسطی ایشیا کے ذریعہ یورپ اور چین کو ملاتی تھی جس پر ان ممالک کے تجارتی قافلے رواں دواں رہتے تھے۔ اس کی لمبائی تقریباً چار ہزار میل تھی۔ ان زمانوں میں چین سلک کا دھاگہ تیار کرنے والا واحد ملک تھا اور یہ شاہراہ چین اور یورپ کے درمیان اس وقت تجارت کا واحد ذریعہ تھی۔ یہ چین سے شروع ہو کر صحرائے گوبی اور سمرقند سے گزرتی ہوئی اٹلی مشرق وسطی اور مصر کی بندرگاہوں تک جاتی تھی جو کہ بحیرہ روم کے کنارے واقع تھیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر31945 میں فوزیہ حکیم بٹ بیوہ عبدالحکیم بٹ قوم بٹ کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت ۱۹۶۴ء ساکن مشین محلہ نمبر2 جہلم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 97-5-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- ترکہ خاوند رہائشی مکان واقع مشین محلہ نمبر2 جہلم شہر کا 1/8 حصہ مالیتی۔/350000 روپے۔ 2- زیورات طلائی وزنی 4 تولہ مالیتی۔/20000 روپے۔ 3- حق مہر۔/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فوزیہ حکیم بٹ شین محلہ نمبر2 جہلم گواہ شدہ نمبر1 ڈاکٹر الطاف الرحمٰن وصیت نمبر 18947 گواہ شد نمبر 2 حمید اللہ خالد وصیت نمبر22713۔

مسل نمبر31946 میں فائزہ حکیم بٹ بنت عبدالحکیم بٹ قوم کشمیری بٹ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مشین محلہ نمبر2 جہلم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-5-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی ڈیرھ تولہ مالیتی۔/7500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فائزہ حکیم بٹ مشین محلہ نمبر2 شہر و ضلع جہلم گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر الطاف الرحمٰن وصیت نمبر 18947 گواہ شد نمبر 2 حمید اللہ خالد وصیت نمبر 22713۔

مسل نمبر31947 میں رومانہ حکیم بٹ بنت عبدالحکیم بٹ قوم کشمیری بٹ پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مشین محلہ نمبر2 جہلم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-5-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی ایک تولہ مالیتی۔/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رومانہ حکیم بٹ مشین محلہ نمبر2 جہلم گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر الطاف الرحمٰن وصیت نمبر 18947 گواہ شد نمبر2 حمید اللہ خالد وصیت نمبر 22713۔

مسل نمبر31948 میں نیر محمود نثار ولد ٹھیکیدار محمود احمد صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ بھٹہ کاروبار عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کالا گجراں ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-7-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- یاماہا موٹر سائیکل مالیتی۔/15000 روپے۔ اور پلاٹ برقبہ 8 مرلہ واقع کالا گجراں مالیتی۔/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/9000 روپے ماہوار بصورت کاروبار بھٹہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نیر محمود نثار بلال ٹاؤن جہلم گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر الطاف الرحمٰن وصیت نمبر18947 گواہ شد نمبر 2 حمید اللہ خالد وصیت نمبر22713۔

مسل نمبر31949 میں شیخ رفیق احمد ولد شیخ حفیظ اللہ صاحب قوم شیخ پیشہ دوکانداری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عبدالحکیم ضلع خانیوال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-7-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- ترکہ والد برقبہ 7 مرلہ مالیتی۔/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2000 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ رفیق احمد سرائے سدھو ضلع خانیوال گواہ شد نمبر1 احسان اللہ پسر موصی گواہ شد نمبر2 محمد پرویز خالد 21/47 دارالعلوم وسطی ربوہ۔

مسل نمبر31950 میں امتہ النصیر زوجہ ڈاکٹر جاوید اسلم صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-6-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زیورات طلائی وزنی 4 تولہ مالیتی۔/20400 روپے۔ اور حق مہر۔/36600 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ النصیر زوجہ ڈاکٹر جاوید اسلم C/O بھٹی کلینک محلہ بہاولپورہ کسوکی روڈ حافظ آباد شہر گواہ شد نمبر1 شریف احمد پیر کوٹی وصیت نمبر19631 گواہ شد نمبر2 ڈاکٹر نصیر احمد شریف وصیت نمبر26218۔

مسل نمبر31951 میں سکینہ بی بی زوجہ ماسٹر محمد اسلم قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-8-24 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1-

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماخوذ سید ظہور احمد شاہ

کرہ ارض کا بڑھتا ہوا درجہ حرارت اور اس کی مضمرات

جب سے انسانی تاریخ لکھی جانے لگی ہے جولائی 1998ء سب سے گرم ترین مہینہ خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ پریشان کن بات یہ ہے کہ پچھلے بارہ ماہ پچھلے ہزار سال میں سب سے زیادہ گرمی کے مہینے ریکارڈ کئے گئے ہیں۔

اس غیر معمولی گرمی کے اثرات دنیا پر کیا ہوں گے اس کے متعلق سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ ماہرین کے مطابق اگلی صدی میں درجہ حرارت 5ء 1 فی صد سے لے کر 5ء 4 فی صد سے تک بڑھ سکتا ہے جس کے نتیجہ میں ہر دہاکے میں سمندر کا لیول دس سنٹی میٹر بڑھ جایا کرے گا۔ اور کوئی ماہر بھی یقینی طور پر یہ پیش گوئی نہیں کر سکتا کہ ان تبدیلیوں کی وجہ سے عالمی موسمی حالات پر کیا اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ گرم ملکوں کی بیماریاں اپنا حلقہ اثر بڑھالیں۔ اور ملیریا جیسی بیماری پھر دوبارہ شمالی یورپ کے علاقوں پر حملہ آور ہو جائے۔ کیونکہ گرمی کی وجہ سے مچھروں کی تعداد میں اضافہ ہو جائے اور مچھروں کی زیادتی کی وجہ سے ملیریا کے حملوں میں بھی زیادتی ہو جائے۔ ہو سکتا ہے کہ امریکہ کا مکئی پیدا کرنے والا علاقہ صحرا میں تبدیل ہو جائے جبکہ سمندروں کے گرم ہونے کی وجہ سے طوفانوں میں شدت آجائے۔ سمندروں کا لیول اونچا ہو جائے جس کے نتیجہ میں کئی جزیرے اور مختلف ملکوں کے ساحلی زیریں علاقے زیر آب آجائیں جس سے وہاں رہنے والے لوگوں کو نقل مکانی کرنی پڑے اور وہ اونچے علاقوں کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ اور ان کو دوبارہ آباد کرنا ایک گھمبیر مسئلہ بن جائے۔ یہ سب صورت حال یقینی ہرگز نہیں کہی جا سکتی۔ اس لئے کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ دنیا کے بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کے اثرات کن ملکوں' علاقوں' اور لوگوں کے لئے برے ہوں گے اور کن کے لئے اچھے۔

ماہرین موسمیات کا کہنا ہے کہ جولائی 1998ء ایک سو بیس سالہ دور میں سب سے زیادہ گرم مہینہ تھا۔ عالمی درجہ حرارت کی اوسط کے لحاظ سے جولائی کا ٹمپریچر 5ء 16 ڈگری سیلیئس رہا جبکہ 1997ء کے جولائی میں یہ 25ء 16 ریکارڈ کیا گیا تھا۔ یہ اعداد و شمار امریکہ کے National Oceanic and Atmospheric Administration کی طرف سے مہیا کئے گئے ہیں۔

امریکہ کی یونیورسٹی آف میسا چوسٹس نے اپریل میں ایک رپورٹ شائع کی جس میں بتایا گیا کہ 1990ء' 1995ء اور 1997ء پندرھویں صدی کے بعد گرم ترین سال تھے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ 1880ء کے بعد جولائی 1998ء کے مہینے تک گرمی مسلسل بڑھ رہی ہے۔ لیکن بعض دیگر سائنس دان اس سے کچھ اختلاف بھی کرتے ہیں۔ امریکہ کی National Oceanic and Atmospheric Administration نے بھی بتایا ہے کہ 1880ء سے لے کر 1905ء تک کا عرصہ درحقیقت ایک سردی کا عرصہ تھا پھر اس کے بعد 1940ء تک درجہ حرارت پھر بڑھتا رہا۔ اور پھر دوبارہ ایک سردی کا عرصہ آیا جو کہ تھوڑا تھا لیکن اس کے بعد پھر اب تک یہ درجہ حرارت بڑھتا چلا آرہا ہے۔

بہرحال اگرچہ سائنس دان اس حقیقت کو تو تسلیم کرتے ہیں کہ متواتر درجہ حرارت بڑھ رہا ہے لیکن اس کی وجوہات پر اختلاف ہے۔ ان میں سے بعض ال نینو (El NINO) کو اس کا ذمہ دار قرار دیتے ہیں۔ جبکہ دوسرے اس کی وجہ دنیا میں بڑھتی ہوئی آلودگی کو گردانتے ہیں۔ اور ماہرین کا ایک اور گروہ اس تبدیلی کو قدرت کے ایسے مظاہر میں سے ایک بتاتے ہیں جس کی وجہ کا ابھی تک پتہ نہیں لگایا جا سکا۔

ماحولیات کے موضوع پر کام کرنے والے سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ ہم خود ہی اپنے کرہ ارض کا درجہ حرارت زیادہ کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ اور اگر ماحول کو درست کرنے کے لئے جلد ہی کچھ نہ کیا گیا تو موسمی تغیرات میں اس سے بھی زیادہ شدت آسکتی ہے۔ اور گرمی کی لہریں بھی چل سکتی ہیں جن کے نتیجہ میں زیادہ سیلاب آ سکتے ہیں جو تباہی لانے کا موجب ہوں گے اور جہاں دنیا کے بعض حصے سیلابوں کی زد میں ہوں گے اسی وقت دوسرے حصوں میں خشک سالی کا دور دورہ ہو گا۔

امریکہ کے صدارتی پالیسی ساز مسٹر کرسٹی کا کہنا ہے کہ یہ سب باتیں غلط ہیں اور عالمی گرمی کی موجودہ لہر محض ایک قدرتی مظہر ہے۔ انہوں نے کہا کہ لوگ بھول جاتے ہیں کہ انیسویں صدی بہت سرد صدی تھی۔ دراصل یہ آئس ایج کا ایک چھوٹا سا نمونہ تھی اس کے بعد گرمی کے دور کا شروع ہونا ایک قدرتی سائیکل ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ کسی وقت بھی یہ چکر الٹا چلنا شروع ہو جائے۔ اور ہم پھر ایک آئس ایج میں سے گذر رہے ہوں۔

ماہرین کی اکثریت بہرحال اس سارے معاملے کا صحیح تجزیہ کرنے سے قاصر ہے لیکن ان ماہرین میں ایک بہت بڑی تعداد اسی طرف مائل ہے کہ دنیا میں بڑھتی ہوئی آلودگی ہی زیادہ تر اس درجہ حرارت کی زیادتی کا باعث ہے۔ اور اگر اس بارہ میں جلد ہی سنجیدگی سے کچھ نہ کیا گیا تو دنیا تباہی کی طرف بڑھتی چلی جائے گی۔ اور اس کے برے اثرات سے نپٹنا ایک مشکل امر ہو گا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

الفضل خود خرید کر پڑھئے

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم محمد ظہیر صاحب ابن محترم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری نائب وکیل التبشیر کا نکاح ہمراہ عزیزہ عمارہ افشین بنت مکرم بشارت احمد صاحب دارالصدر شرقی ربوہ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے مورخہ 26۔ جنوری 1999ء کو بیت المہدی گول بازار میں مبلغ چار ہزار امریکن ڈالر پر پڑھا۔

احباب سے اس رشتے کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم نصیر احمد صاحب وڑائچ دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کے بھانجوں 1۔ عزیزم قاسم احمد ولد چوہدری ناصر احمد صاحب ساہی آف ڈسکہ۔ 2۔ عزیزم طارق احمد ولد چوہدری ناصر احمد صاحب ساہی آف ڈسکہ کے نکاحوں کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت فضل لنڈن نے بتفصیل ذیل مورخہ 98-8-3 کو اسلام آباد ٹلفورڈ سرے لنڈن میں فرمایا۔

1۔ عزیزم قاسم احمد صاحب کا نکاح عزیزی قرۃ العین بشیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب وڑائچ ساکن E-265 (سمن برگ) جوہر ٹاؤن لاہور کے ساتھ بعوض مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر ہوا۔

2۔ عزیزم طارق احمد صاحب کا نکاح عزیزی فائقہ مبشر صاحبہ بنت مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب وڑائچ سکان A-455 پیپلز کالونی نمبر 2 فیصل آباد کے ساتھ بعوض مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر ہوا۔ (دونوں بچیاں بھی رشتہ میں خاکسار کی پوتیاں ہیں)

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان

○ احمد آباد فارم ڈاکخانہ نبی سر روڈ ضلع عمرکوٹ سندھ میں تقریباً 200 ایکڑ رقبہ پر خود کاشت کروانے کے لئے نظارت زراعت کو مینجر کی ضرورت ہے۔

ایسے خواہشمند حضرات جو کم از کم بی ایس سی ایگریکلچرل اور پانچ سالہ تجربہ رکھتے ہوں۔ اپنی درخواستیں مصدقہ امیر صاحب بمعہ تعلیمی سند کے نظارت ہذا کو جلد بھجوادیں۔

(نائب ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مہتاب مرزا صاحب کراچی اور عزیزہ شازیہ منصور صاحبہ کو 15۔ نومبر 1998ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام ماہ نور تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم ڈاکٹر میاں منصور احمد صاحب لاہور کی نواسی ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولودہ کو خادمہ دین' باعمر سعادت مند اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم رانا عبدالرحمٰن صاحب آف خوشاب حال جرمنی کے گردوں میں پتھری کا اپریشن متوقع ہے۔

○ مکرم قاسم احمد ساہی صاحب ولد چوہدری ناصر احمد ساہی صاحب نائب قائد ضلع سیالکوٹ (آف ڈسکہ) عرصہ تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب گھمن مالک قمر رائس ملز ڈسکہ کا دل کا بائی پاس اپریشن ہوا تھا۔ مگر اب دوبارہ تکلیف ہو جانے کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔

نیز ان کے اکلوتے بیٹے عزیزم قمر احمد کی صحت' درازی عمر اور تعلیم میں نمایاں کامیابیاں حاصل ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ عزیز نور احمد رضا عمر اڑھائی سال ابن مکرم محمد یونس صاحب آف ہالینڈ حال ٹھٹہ سند رانہ (چنڈ) ضلع جھنگ ہفتہ عشرہ سے بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ مشکلات و پریشانیوں سے نجات بخشے۔

بقیہ صفحہ 6

زیورات طلائی وزنی 5 تولہ مالیتی۔/30000 روپے۔ اور نقد رقم۔/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سکینہ بی بی C/O بھٹی کلینک محلہ بہاولپورہ حافظ آباد گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر جاوید اسلم پسر موصیہ گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر نصیر احمد شریف وصیت نمبر 26218۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : یکم- فروری- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 8 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 18 درجے سنٹی گریڈ
2- فروری- غروب آفتاب- 5-45
3- فروری- طلوع فجر- 5-34
3- فروری- طلوع آفتاب 6-59

عالمی خبریں

واجپائی کو کلنٹن کا فون

بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کو امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے فون پر کہا ہے کہ بھارت وقت ضائع کئے بغیر سی ٹی بی ٹی پر دستخط کر دے- بھارت میں عیسائیوں پر حملے فوراً بند کئے جائیں- ایٹمی دھماکوں کے بعد صدر کلنٹن نے پہلی بار واجپائی سے رابطہ کیا ہے- بھارتی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں کے سلسلے میں امریکہ سمیت کسی ملک کا مشورہ قبول نہیں کریں گے- وزیر خارجہ جسونت سنگھ نے کہا کہ ایٹمی ہتھیاروں میں کمی کی امریکی تجویز مسترد کردی ہے-

امریکہ بھارت مذاکرات ناکام

امریکی نائب وزیر خارجہ سٹروب ٹالبوٹ اور بھارتی وزیر خارجہ جسونت سنگھ کے درمیان ہونے والے مذاکرات ناکام رہے- بھارت نے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے اور این پی ٹی پر دستخط کرنے کے بارے میں امریکہ کا مطالبہ ماننے سے انکار کردیا- دوبارہ بات چیت ہوگی-

مقبوضہ کشمیر میں مسجد کی بے حرمتی

بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں ایک اور مسجد کی بے حرمتی کی- فوجی جوتوں سمیت سری نگر کی مسجد میں گھس گئے اور امام مسجد کو گرفتار کر لیا- ہزاروں افراد سڑک پر نکل آئے اننت ناگ کے علاقے میں مجاہدین سے جھڑپوں میں 13- بھارتی فوجی ہلاک ہوگئے-

امریکہ کے خلاف ایرانی بجٹ

ایرانی پارلیمنٹ نے امریکی سازشوں سے نبٹنے کے لئے بجٹ منظور کر لیا- یہ بجٹ امریکہ کی اسلامی انقلاب کے خلاف مہم اور بین الاقوامی معاملات میں مداخلت کے خلاف خرچ ہوگا-

سلامتی کونسل اور عراق

سلامتی کونسل نے عراق کے بارے میں تین جائزہ پینل بنانے کی منظوری دے دی ہے- تینوں پینل عراق کو غیر مسلح کرنے، طویل المیعاد مانیٹرنگ، انسانی حقوق اور ۹۱ء کی خلیجی جنگ کے بعد سے پیدا ہونے والے معاملات کے متعلق ہیں- اس سے پہلے عراق کے بارے میں قائم شدہ خصوصی کمیشن کا اثر رسوخ ان اقدامات سے ختم ہو جائے گا- سلامتی کونسل پہلی بار اقوام متحدہ کے سیکرٹریٹ کے علاوہ کسی اور ماہر کو بھی عراق کے اسلحی عدم پھیلاؤ کا جائزہ لینے کو کہے گی-

صدام کی برطرفی کی کوششیں

امریکہ نے کہا ہے کہ ہم صدام کی برطرفی کے لئے عراقیوں اور ان کے ہمسایوں سے مل کر کام کرنا چاہتے ہیں- امریکی نائب وزیر خارجہ نے کہا کہ صدام کا تختہ الٹنا پیچیدہ اور مشکل کام ہے یہ جلدی ہو جائے تو اچھا ہو گا-

شہزادہ عبداللہ کے اختیارات

اردن کے شاہ حسین نے دستور اور معاہدات کی منسوخی کے علاوہ تمام اختیارات اپنے بیٹے شہزادہ عبداللہ کو دے دیئے ہیں جن کو انہوں نے چند دن قبل ولی عہد مقرر کیا ہے- اس سے قبل شاہ کے چھوٹے بھائی شہزادہ حسن 34 برس تک ولی عہد رہے-

سیرالیون کی خانہ جنگی

مغربی افریقہ کے ملک سیرالیون میں باغیوں اور فوج کے درمیان ہونے والی فائرنگ سے دو راہبائیں ہلاک ہوگئیں- ان کا تعلق کینیا اور بنگلہ دیش سے تھا- دونوں راہبائیں ان پانچ افراد کے گروپ میں شامل تھیں جن کو 14- جنوری کو باغیوں نے یرغمال بنایا تھا- باقی تین کو آزاد کرا لیا گیا-

سربیا کے خلاف کارروائی

نیٹو کے رکن ملکوں نے اپنے سیکرٹری جنرل کو سربیا کے خلاف کارروائی کا اختیار دے دیا ہے- اگر تین ہفتوں کے اندر تنازعہ ختم نہ ہوا تو سیکرٹری جنرل مسلح حملہ کرنے کا حکم دے سکیں گے-

ملکی خبریں

پاک امریکہ مذاکرات

سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے اور دیگر اہم معاملات پر گفتگو کرنے کے لئے پاک امریکہ مذاکرات کا آٹھواں دور منگل سے اسلام آباد میں شروع ہوگا- امریکی نائب وزیر خارجہ سٹروب ٹالبوٹ نئی دہلی سے اسلام آباد پہنچیں گے- سیکیورٹی اور ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ پر مذاکرات کے علاوہ وزیر خارجہ اور وزیر اعظم سے بھی ملیں گے-

سیالکوٹ میں بم دھماکہ

سیالکوٹ میں 5 کلو وزنی بم جو تانگے کی سیٹ کے نیچے چھپایا گیا تھا، ہولناک دھماکے سے پھٹ گیا جس سے 6- افراد ہلاک ہوگئے- 8- افراد شدید زخمی ہوئے- یہ بم بھارتی ساخت کا تھا جس میں کلکتہ کی بیٹریاں لگی ہوئی تھیں-

مالاکنڈ میں نفاذ شریعت کی تیاریاں

تحریک نفاذ شریعت مالاکنڈ کے صوفی محمد نے بتایا ہے کہ نفاذ شریعت کے لئے عدالتوں اور تھانوں پر قبضے کا منصوبہ تیار ہے- موجودہ شریعت بل فریب کے سوا کچھ نہیں- انہوں نے کہا کہ میں طالبان کا زبردست حامی ہوں- جمیعت علمائے اسلام سمیت تمام پارٹیوں کے جھنڈے غیر اسلامی ہیں- تصویر گناہ ہے- جمہوریت کفر ہے- اسلام میں جیل کا کوئی تصور نہیں- عورتوں کے لئے صرف دینی تعلیم جائز ہے- انگریزی قوانین کے تحت فیصلے کرنے والے کافر ہیں- مولانا فضل الرحمان، مولانا سمیع الحق، طاہر القادری، ستار نیازی سمیت تمام لیڈر اللہ کے مجرم ہیں-

پہلے کرکٹ ٹیسٹ میں فتح

مدراس (چنائے) میں پاکستان نے بھارت کے خلاف پہلا کرکٹ ٹیسٹ سنسنی خیز مقابلے کے بعد بارہ رنز سے جیت لیا- پاکستانی کھلاڑیوں نے فتح کے بعد سٹیڈیم میں سجدے کئے- سٹیڈیم کھلاڑیوں کے نعرۂ تکبیر سے گونج اٹھا- 35- ہزار بھارتی تماشائیوں نے بھی فراخ دلی سے پاکستان ٹیم کو داد دی- بارہ سال کے بعد یہ پاکستان کی بھارت میں پہلی فتح ہے- شاہد آفریدی نے 141 رنز بنائے اور تین وکٹیں لیں- ٹنڈولکر نے 131 رنز بنائے اور جس مشکل حالت میں بنائے اس پر انہیں مین آف دی میچ کا اعزاز ملا-

مبارکباد اور جشن

پاکستان کے وزیر اعظم، صدر اور وزیر اطلاعات نے کرکٹ ٹیم کو مبارکباد کا پیغام بھیجا- پاکستان کے گلی کوچوں میں جشن کا سماں رہا- مٹھائیوں کی دکانیں خالی ہو گئیں- لوگ بھنگڑا ڈالتے ہوئے سڑکوں پر نکل آئے- ہوائی فائرنگ بھی کی گئی- مقبوضہ کشمیر میں بھی جشن کا سماں رہا-

ملک بھر میں فوجی عدالتیں

وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ ملک بھر میں فوجی عدالتیں قائم کی جائیں گی- فرقہ وارانہ ہلاکتیں کب تک جاری رہیں گی؟ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی ختم کرنے کے لئے کوئی بھی قدم اٹھانے سے گریز نہیں کروں گا- انہوں نے کہا کہ اس میں میرا کوئی مفاد نہیں-

سپریم کورٹ کو خبردار کردیا گیا

قائد حزب اختلاف محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ملک بھر میں فوجی عدالتیں قائم کرنے کے اعلان سے سپریم کورٹ کو خبردار کر دیا گیا ہے- سپریم کورٹ میں فوجی عدالتوں کے بارے میں مقدمہ کی سماعت سے چند دن قبل حکومت نے سگنل دے دیا ہے کہ وہ کیا چاہتی ہے- انہوں نے کہا کہ وفاق خطرے میں ہے ملک قائم رکھنا ہے تو حکومت کے ہاتھ روکے جائیں- کراچی کے تین اخبارات کے خلاف غداری کا مقدمہ قابل مذمت ہے- حکومت بدعنوان عناصر کا مجموعہ ہے-

جنگ پر الزامات

حکومت کی طرف سے روزنامہ جنگ پر جو الزامات عائد کئے جا رہے ہیں ان میں کہا گیا ہے کہ جنگ گروپ نے 5 سال میں قومی خزانہ کو 2- ارب 67 کروڑ 97 لاکھ روپے کا نقصان پہنچایا- جوہر ٹاؤن میں جنگ پیلس کی عمارت کی مالیت 2 کروڑ 38 لاکھ ظاہر کی گئی جبکہ اس کی اصل قیمت 2- ارب ہے- پی ٹی وی کو جنگ کے سربراہ شکیل الرحمان نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ حکومت ٹی وی پر اپنی انکم ٹیکس ٹیم لائے جنگ اپنی ٹیم اور ریکارڈ لائے گا- جنگ کے خلاف ٹی وی پر یکطرفہ پراپیگنڈہ جاری ہے- جنگ کو حقائق بیان کرنے کے لئے نہیں بلایا جا رہا-

واپڈا کے ملازمین کے احتجاجی مظاہرے

پاکستان واپڈا ہائیڈرو الیکٹرک سنٹرل یونین کے زیر اہتمام واپڈا کے ایک لاکھ سے زائد ملازمین نے پاکستان کے تمام شہروں میں احتجاجی جلسے کئے اور جلوس نکالے- ان کے یہ مظاہرے ٹریڈ یونین کے حقوق پر پابندی- بجلی کی قیمتوں میں اضافہ- اور بیکاری کے خلاف کئے گئے-

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیوڈاکٹر
38/1 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207 فون 213261

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض
مشہور دواخانہ
مطب حمید
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
● ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ کوٹھی نمبر 47 رحمان کالونی ربوہ 212856 212755
● ہر ماہ 12-11-10 تاریخ 741 WMA روکانج کالی ٹینکی نزد ظہور الٹراساؤنڈ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی 415845
● ہر ماہ 17-16-15 تاریخ 40 ٹیل سٹی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا 214338
● ہر ماہ 23-22-21 تاریخ محمود آباد نمبر 3 نزد پوسٹ آفس کراچی نمبر 44 5889743
● ہر ماہ 27-26-25 تاریخ معصوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان 542502
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مطب حمید
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
FAX: 219065 ☎: 291024